کتاب کا سبق

# کائنات کا مالک اور مخلوق.. رُوبرُو

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (البقرة: 210)

**کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے بھی اور کام انتہا تک پہنچا دیا جائے، اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔** (ترجمہ جوناگڑھی)

---

**سعدی رحمۃ اللہ علیہ:** دل دہلا دینے والی ایک وعید۔ ہوش اڑا دینے والی ایک تنبیہ۔ یعنی کیا یہ لوگ جو زمین میں خرابی کرنے، دستورِ خداوندی کو پس پشت ڈالنے اور شیطان کی چلائی ہوئی راہوں پر چلنے میں لگے ہیں اُس روزِ جزاء ہی کے منتظر ہیں جسے دیکھ کر ظالموں کے دل نکل جائیں گے اور جس دن ظالموں کے کیے کا بدلہ ہی ان کے سامنے آرہے گا؟

**بغوی رحمۃ اللہ علیہ:** کیا یہ لوگ جو اسلام میں پورے داخل ہونے پر آمادہ نہیں اور شیطان کے راستوں کو اپنے یہاں برقرار رکھنے پر ہی مُصر ہیں، منتظر ہیں کہ خدائے مالک الملک ابر کے سائبانوں میں فرشتوں کے ہمراہ ان کے پاس آجائے اور پھر ان کا اور پوری کائنات کا معاملہ ہی نمٹا دیا جائے؟

**ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ:** یہی منظر اس آیت میں مذکور ہوا: كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا

دَكًّا (٢١) وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (الفجر21،22)" خبر دار ہو جاؤ کہ جب زمین کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ اور تیرا رب تشریف لے آئے گا اور فرشتے صفوں کی صفیں"۔ نیز یہ آیت: هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا (الانعام:158) "کیا اب یہ اس کے علاوہ بھی کسی بات کے منتظر ہیں کہ ان کے سامنے فرشتے آجائیں، یا تمہارا پروردگار خود آجائے، یا تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں۔ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں ہی آجائیں اس دن تو کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی خیر نہ کمایا ہو"۔ نیز یہ آیت: وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا (الفرقان: 25) "اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پرے کے پرے۔ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے، اور وہ دن کافروں پر سخت ہے"۔ اسی پر ابن جریر طبری حدیث لاتے ہیں کہ (مختصر مفہوم): حشر کے میدان میں کھڑے لوگ اس اندوہ کی تاب نہ لائیں گے تو ایک ایک نبی کے پاس سفارش کے لیے پھریں گے۔ آخر ہمارے نبی ﷺ ان کے لیے شفاعت کرنا قبول کریں گے اور عرش کے نیچے جا سجدہ ریز ہوں گے۔ طویل حمد و تسبیح کے بعد، اذن باریابی ہو گا۔ آپ ﷺ سفارش کریں گے کہ مخلوق کا حساب کر دیا جائے۔ آپ ﷺ کی سفارش قبول ہو گی۔ یکایک آسمانِ دنیا پھٹے گا اور اس میں موجود ملائکہ ابر کے سایوں میں قطاریں ہی قطاریں اترتے چلے آئیں گے۔ پھر دوسرا آسمان اور اس کے فرشتے۔ پھر تیسرا۔ یہاں تک کہ ساتواں۔ اور پھر عرش بردار فرشتے اور کروبیون۔ یہ سب جبار تعالیٰ کی یوں تسبیح کیے جاتے ہوں گے کہ فضائیں لرز رہی ہوں گی۔ اور یوں جبار جل شانہٗ ابر کے سائبانوں اور ملائکہ کے جلو میں نزول فرمائے گا اور ہر جانب اس کی تسبیح ہو رہی ہو گی۔

قیامت کا سب سے ہولناک اور پُر رعب منظر۔ مالکِ کائنات کا ملائکہ کے جلو میں اہل زمین کے فیصلے نمٹانے کے لیے جاہ و جلال کے ساتھ تشریف لانا؛ جو کہ ہمارے حق میں تو صرف ایک تصور کر لینے اور کانپ جانے کی بات ہے۔ رہی مالک کائنات کے اپنے ظہور فرمانے کی صورت و کیفیت تو وہ جو اُس کی شان کے لائق ہے، اور جس کا احاطہ تو کیا تخیل کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔

بغوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اور اس اسلوب کی دیگر آیات سے متعلق درست تر طریق یہ ہے کہ اس کے ظاہر پر، یعنی یہ جیسے ہیں ویسے، ان پر ایمان رکھیں اور ان کی کیفیت و حقیقت کا علم خدا پر چھوڑ دیں کہ وہی جانے اس کی حقیقی صورت کیا ہو گی۔ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ جل شانہٗ پر حوادث کا گزر نہیں۔ ایسی آیات سے متعلق ائمۂ سلف و علمائے سنت کا یہی دستور رہا ہے۔ کلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ہے وہ علمِ پوشیدہ جس کی تفسیر (اپنے پاس سے) نہیں کی جائے گی بلکہ کہا جائے گا: اللہ أعلمُ بِمُرادِه مِنه، یعنی اللہ ہی بہتر جانے کہ اُس کی مراد اِس سے کیا ہے۔ مکحول، زہری، اوزاعی، مالک، ابن المبارک، سفیان ثوری، لیث بن سعد، احمد اور اسحاق وغیرہ سلف رحمۃ اللہ علیہم اس طرح کی نصوص کی بابت کہا کرتے تھے: ان کو، یہ جیسے آئیں، ویسے گزار دو اور ان کی کیفیت میں مت جاؤ۔ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جہاں جہاں اللہ نے اپنا وصف بیان فرمایا، اس کی تفسیر بس یہی ہے کہ اسے پڑھا جائے مگر اس کی بابت اپنے پاس سے کچھ نہ کہا جائے۔ کسی کو حق نہیں کہ اس کی تفسیر کرے سوائے خود اللہ یا اس کا رسول ﷺ۔

سعدی رحمۃ اللہ علیہ: جو شخص اس مقام پر کہے کہ 'کیسے'؟ اس سے پوچھا جائے گا: کیا اُس کی ذات کا احاطہ کر چکے ہو جو اس کی صفات کی بابت پوچھنے لگے ہو کہ کیسے؟ تم جس کی ذات کی کُنہ نہیں جان سکے، اور بس اُسے مانا ہے، اُس کی صفات کو بھی وہ جیسے اُس کی کتاب میں یا اُس کے نبی ﷺ کی زبان پر آئیں، ویسے کی ویسے مان لو، اور مت پوچھو کہ 'کیسے'؟

وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ "سب معاملہ نمٹا دیا جائے"

بغوی رحمۃ اللہ علیہ: یعنی عذاب واقع ہو جائے اور حساب چکا دیا جائے۔

سید قطب رحمۃ اللہ علیہ: وَقُضِيَ الْأَمْرُ یعنی تمام معاملہ ختم۔ زمانہ لپیٹ دیا گیا۔ موقع ہاتھ سے چلا گیا۔ اور نجات کی دُہائی پڑ گئی۔ آج یہ بالکل آمنے سامنے ہیں اُس اللہ کے، جس کی طرف سب امور در حقیقت لوٹائے جاتے ہیں۔

وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

"اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں سب امور"۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ: معاملات پہلے بھی اور بعد بھی اللہ ہی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں۔ مگر قیامت کے ذکر سے یہ تنبیہ ہوئی۔ اس لیے کہ دنیا کے سب بادشاہوں اور طاقتوروں کے ہاتھ اس دن خالی نظر آئیں گے اور کسی کے ہاتھ میں دیکھنے تک کو کچھ نہ ہو گا۔ ہر کسی کے اقتدار اور اختیار پر حتمی زوال ہو گا اور ایک اللہ لاشریک کا قبضہ و اختیار ہی اپنا کامل ظہور کرے گا۔

تو پھر اُن خوش قسمتوں کے کیا کہنے جو دنیا کی تمام زندگی غیر اللہ کے اسی قبضۂ قدرت و اختیار کی نفی کرتے رہے تھے... اور جو سب معاملات کو پہلے ہی ایک اُس ذات کی طرف لوٹایا جاتا دیکھ رہے تھے!

یہ نظارہ بعضوں کے لیے کیسا بھیانک ہو گا اور بعضوں کے لیے کیسا منظر آفریں!

(نوٹ: ہمارے ان قرآنی اسباق میں تفسیر سعدی کو بنیاد بنایا گیا۔ دیگر مراجع اضافی طور پر شامل ہوتے ہیں)